قرآن مجید کا مطالعہ

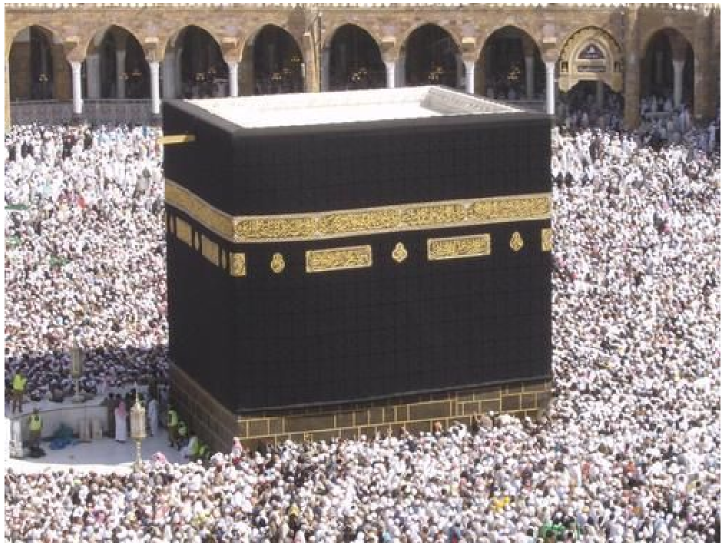

سورۃ الملک 67: اللہ تعالی کی طاقت اور کائنات کا کنڑول جبکہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الملک 67 کا موضوع (Topic)
اللہ تعالی کی طاقت اور کائنات کا کنڑول جبکہ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟

- آیات 1-5: اللہ تعالی کا کائنات میں کنڑول
- آیات 6-18: منکرین کے لیے آخرت اور موجودہ دنیا میں سزا کا اعلان
- آیات 19-24: انسان کی زندگی کا مقصد
- آیات 25-28: جزا و سزا سے متعلق سوال جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وحی کا سلسلہ مکہ مکرمہ میں 609CE میں ہوا۔ اس وقت شروع میں جو سورتیں نازل ہوئیں، ان میں سورۃ الملک بھی ہے۔ اس میں عربوں کے توہم پرستی کے سوالات پیدا ہوئے تو ان کا جواب بھی دے دیا۔

موجودہ زندگی میں سزا کا اعلان ان منکرین کے لیے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قوم کے لوگ تھے۔ انہیں سزا کو سورۃ التوبہ میں کنفرم کر دیا اور اس پر عمل بھی ہو گیا۔ اس میں صرف انہی منکرین پر ایکشن ہوا جو لیڈرز تھے اور وہ سب مارے گئے لیکن ان کی اکثریت ایمان لائیا ور انہیں سزا نہیں ملی۔ اس سزا کا مقصد صرف یہی تھا کہ باقی دیگر انسانوں کو ایک پریکٹیکل ایویڈنس مل جائے کہ سب انسانوں کے ساتھ آخرت میں جزا یا سزا کا سلسلہ ہونا ہی ہے۔ اس لیے ہر انسان کو چاہیے کہ اپنی موجودہ زندگی میں پرفارمنس کر کے آخرت کی زندگی میں کامیاب ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال کے بعد جزا و سزا کا موجودہ زندگی میں ایکشن کا سلسلہ نہیں ہوا کیونکہ عہد رسالت میں جو کچھ ہوا، وہی ایویڈنس کافی ہے۔ ہاں کبھی کبھار موجودہ زندگی میں بھی چھوٹی موٹی سزا یا نیکی کا اجر بھی مل جاتا ہے۔ یہ صرف ایک الرٹ ہوتی ہے کہ ہمیں کس طرح کامیاب زندگی گزارنی ہے۔ مثلاً قاتل اور چور کو عدالت میں سزا ملتی ہے۔ اسی طرح ہم نیکی کرتے ہیں تو اپنے ذہن میں خوشی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سب بھی ایویڈنس کافی ہے کہ آخرت میں کنفرم نیکی کا اجر اور برائیوں کی سزا ملنی ہے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

عہد رسالت کی ٹائم لائن

1. اعلان نبوت سے پہلے کا دور۔۔۔ 571-609CE
   - بچپن اور ابتدائی دور۔۔۔571-585CE
   - حرب فجار اور حلف الفضول۔۔۔585-586
   - بزنس اور عائلی زندگی۔۔۔ 583-609CE
   - کعبہ کی تعمیر نو۔۔۔605CE
2. اعلان نبوت کے بعد مکی دور۔۔۔ 609-622CE
   - **پہلی وحی، اعلان نبوت اور دعوت کا ابتدائی دور۔۔۔609-612CE**
   - بڑے پیمانے پر دعوت کا دور۔۔۔ 612---630CE
   - ہجرت حبشہ۔۔۔614-616CE
   - شدید مشکلات کا دور۔۔۔ 619CE (عام الحزن اور سفر طائف)
   - مکی زندگی کا آخری دور اور اس میں دیگر قبائل کی طرف تفصیلی دعوت۔۔۔619-622CE
3. مدینہ منورہ کا دور۔۔۔۔ 1-11H / 622-632CE

سورۃ الملک 67: اللہ تعالی کا کائنات میں کنٹرول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.(1)	بہت اعلی، بہت فائدہ پہنچانے والا وہ اللہ ہے، جس کے ہاتھ میں کائنات کا کنٹرول ہے اور وہ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔
الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ.(2)	وہی رب جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ آپ کو امتحان کے طور پر آزمائے کہ آپ میں سے کون عمدہ پرفارمنس کرنے والا ہے حالانکہ وہی اللہ زبردست اور (انسان کی غلطیوں کو) معاف فرمانے والا بھی ہے۔
الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِنْ تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُطُورٍ.(3)	اسی رب نے تہہ در تہہ لگا کر 7 آسمان بنائے۔ رحمن کی کری ایشن میں آپ کوئی کمزوری نہ پا سکیں گے۔ پھر پلٹ کر آپ اوپر دوبارہ دیکھ لیجیے کہ اس کائنات میں کوئی کمزوری کہیں نظر آسکتی ہے؟
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ.(4)	پھر بار بار نگاہ دوڑاتے رہیے تاکہ آپ کی انوسٹی گیشن تھک کر آپ کے پاس فائنل ناکامی لوٹ کر آجائے گی۔

اللہ تعالی نے سات آسمانوں کی کائنات بنادی ہے۔ اس میں سے پہلا آسمان وہ ہے، جس میں ہم اپنی آنکھوں یا مشینوں کے ذریعے چیک کر سکتے ہیں۔ اس ایک آسمان کے اندر ہی بہت سی گلیکسیز نظر آجاتی ہیں جسے ہم مشینوں کے ذریعے چیک کر لیتے ہیں۔ انسان کی تمام مشینوں کو صرف پہلے آسمان تک ہی دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید چھ آسمان اور بھی موجود ہے۔ صرف ایک آسمان میں بھی کوئی غلطی یا کمزوری ہمیں نظر نہیں آ سکتی ہے۔ یہیں سے ثبوت ہے کہ یہ کائنات اتفاق سے نہیں بن سکتی ہے بلکہ اس کائنات کا کنٹرول کسی کے پاس ہے۔ اللہ تعالی نے بتادیا ہے کہ اس کا کنٹرول صرف اور صرف اللہ تعالی کے پاس ہے۔ آپ ابھی ریسرچ کر لیجیے تو ایک کمزوری بھی اس کائنات میں نظر نہیں آئے گی۔ اب ایتھیسٹ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نہیں ہے تو یہاں سے لاجیکل کنفرم ہو جاتا ہے کہ ان کا فلسفہ غلط ہے۔

سورۃ الملک 67: کائنات کا مقصد۔۔۔آخرت کا مٹیریل

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ ۖ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ.(5)	(آپ دیکھتے نہیں کہ) نچلے آسمان کو ہم نے چراغوں (جیسے ستارے) سے خوبصورتی کر دی ہے اور اِنہی چراغوں کو شیطانوں کے لیے ہم نے سنگسار کے طور پر استعمال بھی کر دیا ہے۔ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب بھی ہم نے مہیا کرر کھا ہے۔

کائنات میں ہم جانتے ہیں کہ ایک ستارے یا سیارے سے کوئی میٹریل نکل کر تیزی سے گرتا ہے اور کسی اور سیارے میں ٹکرا دیتا ہے۔اسے ہم شہاب ثاقب (Meteor Shooting) کہتے ہیں۔اللہ تعالی نے یہ بتا دیا ہے کہ اس شہاب ثاقب کے ذریعے شیطانوں کو بھی سنگسار کے طور پر مارا جاتا ہے۔آپ کسی بھی گلیکزیز کا مطالعہ کر سکتے ہیں جس میں Sun, Planets & Moons وغیرہ کو دیکھ سکتے ہیں۔اس کائنات کا کنٹرول نہ ہوتا تو وہ آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو سکتے ہیں لیکن لاکھوں سالوں میں ایسا کبھی نہیں ہوا ہے۔اس سے یہ کنفرم ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالی کے کنٹرول میں ہے۔

جب ہم کنفرم کرتے ہیں کہ یہ کائنات اللہ تعالی کے کنڑول میں ہے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ اس پر آپ کے ذہن میں خدا کا انکار کرنے والے ایتھسٹ صرف اتنا اعتراض ہی کر سکتے ہیں کہ ہماری زمین میں پھر زلزلہ، سیلاب وغیرہ کیوں آتا ہے اور کائنات میں پولوشن کیوں ہو رہی ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان جب کیمسٹری کی غلطی کئی صدیوں سے کرتے رہے ہیں، اس کا رزلٹ پولوشن کی شکل میں آرہا ہے۔ اب گلیشئرز پگھل رہے ہیں تو اللہ تعالی نے انسانوں کو یہ غلطی اس لیے کرنے دی ہے کہ بڑی تعداد میں انسان مر جائیں گے۔ پھر موجودہ زمین تباہ ہو جائے گی لیکن پھر تمام انسانوں کو دوسری زندگی مل جائے گی جسے ہم آخرت کہتے ہیں اور اس میں ہم اپنی نیکی یا برائی کا رزلٹ حاصل کر لیں گے۔ اب آپ خود فیصلہ کر لیجیے کہ ایتھسٹ کا فلسفہ درست ہے یا انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی کا کنڑول بتا دیا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس، شریعت

Personality Development & Best Practices

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ. (163)	(اہل ایمان! انہیں فیصلہ کرنے دیجیے اور ان سے قطعِ نظر کر کے آپ یہ حقیقت اب اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ) آپ کا اللہ ایک ہی اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، وہ سراسر رحمت ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (164)	یقیناً (تنا ثبوت کافی ہے کہ) • آسمانوں اور زمین کی کری ایشن، • شب و روز کی تبدیلیاں، • لوگوں کے لیے دریا میں نفع کی اشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیاں (اور سمندری جہاز)، • اس پانی میں جو اللہ تعالی نے آسمان سے اتارا ہے، پھر اس بنجر زمین کرنے کے بعد پھر اس زمین کو زندہ کر دیا ہے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں۔ • ہواؤں کی موومنٹ، • اور آسمان و زمین کے درمیان حکم کے تابع بادل، (اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے) بہت سے ثبوت ان لوگوں کے لیے موجود ہیں جو اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

https://mubashirnazir.org/2022/11/30/intuitive-and-intellectual-evidence-for/

Sky

اِس میں شبہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں، اور شب و
روز کی تبدیلیاں کرتے ہوئے

Galaxies

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)،ایمان اور اس کے نتائج

https://mubashirnazir.org/2022/11/30/intuitive-and-intellectual-evidence-for/

اور اُس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا ہے، پھر اُس سے زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں—

اور ہواؤں کے پھیرنے میں، اور آسمان و زمین کے درمیان حکم کے تابع بادلوں میں

Water Cycle

اللہ تعالیٰ کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

https://mubashirnazir.org/2022/11/30/intuitive-and-intellectual-evidence-for/

1. Water Management
2. Animals
3. Agriculture

اور اُس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے
اتارا ہے، پھر اُس سے زمین کو اُس کے
مر جانے کے بعد زندہ کیا ہے اور اُس
میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں—

1. Logistics
2. Economics

اور لوگوں کے لیے دریا میں نفع کی اشیاء لے کر
چلتی ہوئی کشتیوں (اور سمندری جہازوں
میں

سورۃ الملک 67: منکرین کے نتائج

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ.(6) إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ.(7)	جن لوگوں نے اپنے رب کا انکار کیا ہے، ان کے لیے (اسی وجہ سے) جہنم کی سزا ہے جبکہ وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔ یہ جب اس جہنم میں ڈالے جائیں گے تو پھر اس جہنم کا دھاڑنا سن لیں گے جبکہ وہ ابل رہی ہو گی۔
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ.(8)	ایسا محسوس ہو گا کہ غضب سے یہ جہنم پھٹنے لگی ہے۔ ہر مرتبہ جب کوئی مجرم اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کے منیجر زان سے پوچھیں گے: ”کیا تمہارے پاس کوئی وارننگ کہنے والا نہیں آیا تھا؟“
قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ.(9)	وہ جواب دیں گے: ”جی ہاں، ایک وارننگ کرنے والا (نبی) تو یقیناً ہمارے پاس آیا تھا، مگر ہم نے اُسے جھٹلا دیا تھا اور کہہ دیا کہ اللہ تعالی نے کوئی ایسی کتاب نہیں نازل کی ہے۔ (ہم نے کہہ دیا کہ) تم لوگ تو بس ایک بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔“
وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ. (10) فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ.(11)	پھر وہ کہیں گے: ”اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو آج ان جہنمیوں میں شامل نہ ہو جاتے۔“ اس طرح وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے، تو اب لعنت ہو ان جہنمیوں پر۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا موضوع یہی ہے کہ موجودہ زندگی صرف امتحان کے لیے ہے۔ جب بھی ہمیں اللہ تعالی بہت بڑی رقم یا مزید عنایت مل جاتی ہے تو یہ اللہ تعالی کا شکر کرنے کا امتحان ہوتا ہے۔ پھر جب مشکلات آتی ہیں تو یہاں صبر کا امتحان چلتا ہے کہ ہم تب بھی اللہ تعالی کے بندے بن کر ہی رہیں۔ اسی کا رزلٹ ہمیں ملنا ہے۔ اب کچھ انسان دوسرے انسانوں پر تشدد کرتے ہیں، دہشت گردی، ڈکیتی اور تکلیف پیدا کرتے ہیں اور کرپشن بھی کر لیتے ہیں لیکن موجودہ زندگی میں سزا نظر نہیں آتی۔ کیا ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسے مجرموں کو سزا ہونی چاہیے؟ آپ متفق ہوں گے کہ ایسا ہونا چاہیے تو اللہ تعالی نے بتا دیا کہ ایسا کنفرم ہونا ہی ہے جو وہی جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ موجودہ زندگی میں چونکہ سزا نظر نہیں آتی ہے کیونکہ یہ زندگی صرف امتحان کے لیے ہی ایگزام سینٹر ہے اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے جبکہ اصل زندگی رزلٹ کے لیے آ رہی ہے۔

سورۃ الملک 67: منکرین کے نتائج

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ. (12)	ان کے مختلف لوگ جو اپنے رب کو دیکھے بغیر ہی خبر دار رہتے ہیں تو ان کے لیے مغفرت بھی ہے اور بہت بڑا پرافٹ بھی۔
وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ. (13)	آپ اپنی کوئی بات چھپا کر کہیے یا علانیہ، وہ دلوں کی خفیہ انفارمیشن تک اللہ تعالی جانتا ہے۔
أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. (14)	کیا وہی رب نہ جانتا حالانکہ اس رب نے ہی خود انسان کو پیدا کیا ہے؟ حالانکہ وہ رب بڑا کم سے کم اشیاء کا ریسرچر (Precise Researcher) اور بڑا ہی خبر دار ہے۔
هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۖ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ. (15)	وہی رب جس نے زمین کو آپ کے لیے ایک فرمانبردار جہاز بنا دیا ہے، تو اب آپ اُس کی سیٹ میں چلیں پھریں اور اپنے رب کے رزق میں سے حاصل کر لیجیے۔ (بس یہ یاد رکھیے کہ ایک دن) اسی رب کے حضور میں دوبارہ زندہ اٹھنا ہی ہے۔

اب کچھ انسان دوسرے انسانوں پر تشدد، دہشت گردی، کرپشن اور فراڈ کرتے ہیں لیکن موجودہ زندگی میں سزا نظر نہیں آتی۔ کیا ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایسے مجرموں کو سزا سامنے سزا آ جائے کیونکہ ہمیں بہت دکھ لگتا ہے کہ ان مجرموں کو سزا کیوں نہیں ملی؟ آپ متفق ہوں گے کہ سزا ہونی چاہیے اور اچھے عمل پر اپنے پرافٹ بھی ملنا چاہیے۔ اللہ تعالی نے بتا دیا کہ ایسا کنفرم ہونا ہی ہے کہ مجرم جہنم میں پہنچ جائیں گے اور اچھے عمل کرنے والے جنت میں یقیناً پہنچیں گے۔ ابھی موجودہ زندگی میں چونکہ امتحان (Exam Room) میں بیٹھے ہیں، اس لیے فور اً رزلٹ سامنے نہیں آتا ہے۔ ورنہ فوراً رزلٹ مل رہا ہوں تو انسان کبھی امتحان کرے گا ہی نہیں۔ پھر تو امتحان کے بغیر ہی ہم روبوٹ بن کر نیکیاں ہی کرتے رہیں گے لیکن اللہ تعالی نے امتحان سینٹر ایسا بنایا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے صحیح کام کریں یا دہشت گردی۔ ان آیات میں موجودہ زندگی ایگزام روم کی وضاحت کر دی ہے کہ ہمیں کنفیوژن نہ ہو۔ اسی لیے چند انسانوں پر سزا یا جزا کو لیبارٹری پر دکھا بھی دیتے ہیں تاکہ سب کو ثبوت مل جائے کہ ہر انسان کی پرفارمنس کا رزلٹ ملنا ہے۔

سورۃ الملک 67: موجودہ زندگی میں امتحان کے اندر بھی سزا کی وارننگ

ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ.(16) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ.(17)	کیا آپ اس سے بے پرواہ ہوگئے ہیں کہ جو رب آسمان میں ہے کہ وہ آپ کو زمین میں دھنسا دے؟ پھر یکایک آپ دیکھ لیجیے گا کہ وہ تیزی سے چلنے لگیں گے۔ یا آپ اس سے بے پرواہ ہوگئے ہیں کہ جو رب آسمان میں ہے کہ وہ آپ پر پتھر برسانے والی ہوا بھیج دے؟ چنانچہ اب آپ جانیں گے کہ کیسی ہے میری وارننگ؟
وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ.(18)	ان سے پہلے جو انسان گزرے ہیں، انہوں نے بھی اسی طرح جھٹلایا تھا تو (دیکھ لیجیے کہ) میری سزا کیسی تھی؟
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ.(19)	کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر (اڑتے ہوئے) پرندے نہیں دیکھے جو پھیلائے ہوئے اپنے پر جنہیں وہ (اپنے پروں) کو سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ رحمان کے سوا کوئی نہیں جو انہیں تھامے ہوئے ہو یقیناً وہی رب ہر چیز پر کنٹرول کرنے والا ہے۔
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ.(20)	یا آپ بتا دیجیے کہ (آپ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں تو) آپ کے پاس وہ کون سا لشکر ہے جو رحمان کے مقابلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ منکر محض فراڈ میں مبتلا ہیں۔
أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ. (21)	یا پھر آپ بتا دیجیے کہ اگر وہ اللہ اپنا رزق تو روک لے تو وہ کون ہے جو آپ کو رزق دے سکے گا؟ نہیں، بلکہ یہ سرکشی اور حق بے زاری پر اڑے ہوئے ہیں۔

سورۃ الملک 67: انسانیت کا مقصد

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ.(22)	پھر کیا وہ شخص جو اپنے منہ پر اوندھا گھسیٹتا ہوا جائے، وہ زیادہ سیدھا رزلٹ حاصل کر سکے گا یا پھر وہ شخص جو سیدھا ایک سیدھی راہ پر چل رہا ہے؟
قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ.(23)	آپ ان سے کہہ دیجیے کہ وہی رب ہے جس نے آپ (سب انسانوں کو) پیدا کیا ہے جبکہ آپ کے لیے کان، آنکھیں اور دل بنا دیے ہیں (تاکہ آپ حقیقت کو سمجھ سکیں)، تو پھر آپ شکر کم ہی کیوں ادا کرتے ہیں؟
قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ.(24)	مزید آپ ان سے فرما دیجیے کہ وہی رب ہے جس نے آپ کو زمین میں پیدا کیا (تو پھر وہ رب ان کی پرفارمنس کے طور پر) آپ اسی رب کی طرف اکٹھے کیوں نہیں کیے جائیں گے؟
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ.(25)	یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو یہ (رزلٹ کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟
قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ.(26)	(اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے کہ اس کا علم تو اللہ تعالی کے پاس ہے، میں تو بس ایک صاف وارننگ کا ذمہ دار ہوں۔

جب انسان اپنے ایگریکلچر یا بزنس میں پرفارمنس کو دیکھ کر پرافٹ ایبل رزلٹ ضرور حاصل کرنا چاہتا ہے تو پھر اللہ تعالی ایسا کیوں نہیں کرے گا۔ اللہ تعالی نے ہماری زندگی اسی وجہ سے پیدا کی ہے کہ ہم آزادانہ طریقے سے نیکی یا برائی کا انتخاب کریں اور اس کے نتیجے میں اپنا پرافٹ یا لاسز حاصل کریں۔ آپ لاجیکل سوچ لیجیے کہ ہم لوگوں کی خدمت کریں یا کرپشن کریں تو اس کا رزلٹ ہونا چاہیے یا نہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعوت میں قرآن مجید پڑھاتے تھے اور اس میں یہ سامنے وارننگ آجاتی تھی کہ اسی موجودہ زندگی میں آپ کی قوم کو جزا یا سزا کا سلسلہ چند ٹائم کے بعد ہو کر دکھا دیا جائے گا۔ اس لیے منکرین یہی چیلنج کرتے کہ ہم تو ایمان نہیں لاتے، اس لیے ابھی رزلٹ کر کے دکھا دیجیے۔ اللہ تعالی نے اس عرب قوم کو پریکٹیکل رزلٹ 23 سال میں کر کے دکھا دیے تاکہ باقی تمام انسان سمجھ سکیں کہ ہماری پرفارمنس کا رزلٹ بھی ہونا ہی ہے۔

سورۃ الملک 67: جزا و سزا کے وعدے سے متعلق سوال جواب

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ.(27)	(اس وقت چیلنج کہتے ہیں) لیکن جب اس (رزلٹ) کو دیکھیں گے کہ اپنے پاس آ پہنچا ہے تو ان منکرین کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: "لیجیے، یہی رزلٹ ہے جس کا آپ تقاضا کر رہے تھے۔"
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ.(28)	(اے رسول! اس رزلٹ کی وارننگ سے یہ لوگ کیا خیال کرتے؟ یہ تو آپ کے لیے وفات کے منتظر ہیں تو آپ) ان سے پوچھ لیجیے کہ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اللہ تعالی مجھے اور میرے صحابہ کرام کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو (اس سے آپ کو کیا فائدہ ملے گا؟ آپ یہ بتا دیجیے کہ پھر) کون ہے جو ان منکرین کو دردناک عذاب سے بچا لے گا؟
قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ.(29)	آپ فرما دیجیے گا، (ہم اپنے بارے میں کوئی دعویٰ نہیں کرتے ہیں۔ ہاں، یہ ضرور ہے کہ) وہ رب سراسر رحمت کرنے والا ہے۔ ہم اس رب پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اسی رب پر بھروسا رکھا ہے۔ چنانچہ عنقریب آپ جان لیں گے کہ کون کھلی گمراہی میں پڑا ہوا ہے؟
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ.(30)	آپ ان سے مزید فرما دیجیے کہ کبھی آپ لوگوں نے سوچا بھی ہے کہ اگر آپ کا یہ پانی زمین میں اُتر جائے تو پھر کون ہے جو پانی کا پاک چشمہ آپ کو نکال کر لا سکتا ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت 609CE میں شروع ہوئی اور اسے صرف انہی لوگوں تک دعوت رہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلوص کے ساتھ دوستی رکھتے تھے۔ ان کے ذہن میں جو کنفیوژن والے سوالات پیدا ہوتے تو اللہ تعالی انہی سورتوں میں جواب دے دیتا اور یہ اکثر لوگ ایمان لائے۔ کنفیوژن یہ تھی کہ آخرت میں جزا و سزا کا کچھ نہیں ہونا ہے اور موجودہ زندگی میں بھی کچھ نہیں ہوگا۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے عام مخلص انسان تو سمجھ لیتے اور وہ ایمان لے آتے۔ لیکن چند مخلص انسان تو فوراً ایمان لاتے جبکہ نارمل مخلص انسان کئی سالوں تک سوچتے رہے۔ اس کے بعد سزا کی پریکٹیکل انسٹالمنٹ 624CE میں ہوئی کہ جنگ بدر میں منکرین کے لیڈرز مارے گئے۔ پھر آہستہ آہستہ سزا کا عمل انسٹالمنٹ کا سلسلہ جاری رہا اور پھر 680CE تک جاری رہا۔ دوسری طرف نیکی کا رزلٹ بھی انسٹالمنٹس کے ساتھ جاری رہا کہ اہل ایمان کو دنیا کی سپر پاور بنا دیا جو نیکی پر فارمنس کا رزلٹ رہا ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ

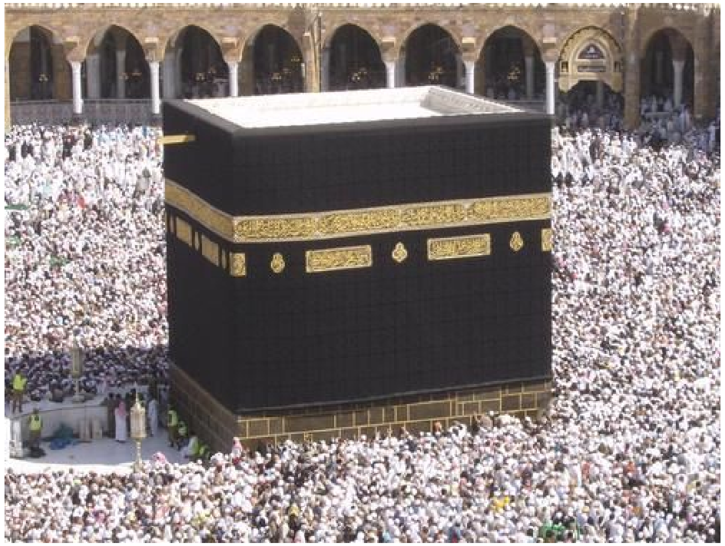

سورۃ القلم 68: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا طریقہ کار اور آخرت سے متعلق سوال جواب

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ القلم 68۔۔۔کا موضوع (Topic)

- آیات 1-7: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اور سوال جواب
- آیات 8-16: دعوت کے وقت جن لوگوں سے بچنا
- آیات 17-33: ناکامی اور نقصانات کی مثال
- آیات 34-45: آخرت میں مخلص افراد اور مجرمین کے نتائج
- آیات 46-52: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعوت کا اصول

سورۃ القلم کا موضوع یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تربیت کی جائے۔ یہ سورۃ بھی شروع کے زمانے میں ہوئی جس میں دعوت دین کا طریقہ کار اور اہل ایمان کی تربیت کی ضرورت تھی۔اس میں کچھ ہی عرصے میں ٹارچرز کا سلسلہ بھی آنا تھا جس میں منکرین لیڈرز نے اپنے غلاموں تک جسمانی ٹارچر شروع کرنا تھا۔اس کے علاوہ آزاد شخصیت جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر نفسیاتی ٹارچرز تو ہونے ہی تھے کیونکہ ان کے والدین اور رشتے دار جسمانی ٹارچر بھی کر سکتے تھے۔ دعوت کے دوران اہل ایمان اور منکرین دونوں کے ذہن میں سوالات پیدا ہوں گے تو ان کا جواب بھی انہیں اسی سورۃ القلم میں دے دیا ہے اور پھر دیگر سورتوں میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔اس کا نتیجہ یہی ہوا کہ اہل ایمان میں جو کنفیوژن پیدا ہو تو اس کا جواب انہیں پہلے ہی مل جائے اور ان کا ذہن واضح رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا بہترین طریقہ یہی تھا کہ قرآن مجید اونچی آواز میں تلاوت کرتے۔ عرب لوگوں کی زبان وہی تھی اور انہیں لیکچرز اور شاعری میں دلچسپی تھی۔ قرآن مجید کی زبان اتنی خوبصورت فصاحت وبلاغت کے ساتھ تھی کہ منکرین بھی اسے سنتے اور متاثر ہو جاتے تھے۔اس کے لیے ٹاپ منکر لیڈر ولید بن مغیرہ **المخزومی** نے جب قرآن سنا تو بے اختیار تبصرہ کیا تھا: ”بخدا، تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بڑھ کر نہ شعر سے واقف ہے، نہ رجز اور قصیدہ سے اور نہ جنات کے الہام سے۔ خدا کی قسم، یہ کلام جو اس شخص (محمد) کی زبان سے جاری ہے، ان میں سے کسی چیز سے مشابہ نہیں۔ بخدا، اس کلام میں بڑی حلاوت اور اس پر بڑی رونق ہے۔اس کی شاخین ثمر بار ہیں۔اس کی جڑیں شاداب ہیں۔ یہ لازماً غالب ہو گا، اس پر کوئی چیز غلبہ نہ پا سکے گی۔اور یہ اپنے نیچے ہر چیز کو توڑ ڈالے گا۔ “ (السیرہ النبویہ لابن کثیر 499/1)

جب منکرین کا تبصرہ تھا تو ان کی کنفیوژن قرآن مجید سے کیسے کلیئر ہوتی رہی ہے۔جو مخلص ہو گئے تو وہ ایمان لائے لیکن جن میں تعصب تھا تو ایمان نہیں لائے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ القلم 68: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت اور سوال جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
نٓ ۚ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ۔ (1) مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ۔(2) وَاِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ۔ (3)وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ۔(4)	یہ سورۃ نون ہے۔ قلم اور جو کچھ (لکھنے والے) لکھ رہے ہیں، ان کا ثبوت یہ ہے کہ اپنے رب کی عنایت سے (اے رسول!) آپ ہر گز کوئی دیوانے نہیں ہیں اور آپ کے لیے یقیناً وہ صلہ ہے جس پر کبھی زوال نہ آئے گا کیونکہ آپ بڑے اعلیٰ اخلاق پر ہیں۔
فَسَتُبۡصِرُ وَیُبۡصِرُوۡنَ۔ (5) بِاَیِّکُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ۔(6) اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ ۪ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ۔(7)	اس لیے عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور وہ (منکرین) بھی دیکھ لیں گے کہ آپ میں سے کس گروہ میں ہے جو فتنے میں پھنسا ہوا ہے؟ آپ کا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے گمراہ ہوئے ہیں اور وہی بہتر جانتا ہے کہ کون راہ راست پر ہیں؟

شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت عام نہیں پہنچی تھی بلکہ آپ نے شروع میں صرف مخلص دوستوں میں قرآن مجید پڑھ کر سنایا تو وہ سب ہی ایمان لائے۔ انہی کو سابقون الاولون کہا گیا یعنی وہ دعوت ہوتے ہی سب سے پہلے ہی ایمان لائے ہیں۔ اب یہ لوگ اپنی فیملی میں قرآن مجید سنانے لگے تو منکرین نے ذہنی ٹارچر کرنا شروع کیا کہ یہ تو پاگل کی گفتگو ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دکھ ہوا ہو گا تو اللہ تعالی نے جواب دے کر انہیں مطمئن کر دیا۔ سورۃ التوبہ 9 میں اللہ تعالی نے ان سابقون الاولون پر تبصرہ فرمایا ہے اور اسی بنیاد پر انہیں "رضی اللہ عنہم" کا ٹائٹل بھی بن گیا۔

وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُہٰجِرِیۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡہُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ وَاَعَدَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ۔

مہاجرین وانصار کے اُن لوگوں سے اللہ تعالی راضی ہوا اور وہ لوگ اللہ تعالی سے راضی ہوئے جو سب سے پہلے سبقت کرنے والے ہیں اور وہ بھی جنہوں نے خوبی کے ساتھ اُن کی پیروی کی ہے۔ اللہ تعالی نے اُن کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کہ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ 9:100)

سابقون الاولون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

عشرہ مبشرہ وہ 10 سابقون الاولون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی خاص بشارت دی تھی کیونکہ انہوں نے دین کی خدمت میں زیادہ محنت کی تھی۔ باقی سب یہ صحابہ بھی سابقون الاولون ہیں جو جلدی سے ایمان لائے تھے۔

1. **ابو بکر صدیق**
2. **عثمان بن عفان**
3. **علی بن ابی طالب**
4. **زبیر بن عوام**
5. **سعد بن ابی وقاص**
6. **طلحہ بن عبید اللہ**
7. **عبد الرحمن بن عوف**
8. **ابو عبیدہ بن جراح**
9. **سعید بن زید**
10. خدیجہ بنت خویلد
11. فاطمہ بنت محمد
12. زینب بنت محمد
13. زید بن حارثہ
14. عائشہ بنت ابی بکر
15. رقیہ بنت محمد
16. ام کلثوم بنت محمد
17. ارقم بن ابی ارقم
18. عثمان بن مظعون
19. عبیدہ بن حارث
20. ابو سلمہ بن عبد الاسد
21. ان کی بیوی: فاطمہ بنت خطاب
22. اسماء بنت ابی بکر
23. قدامہ بن مظعون
24. عبد اللہ بن مظعون
25. خباب بن ارت
26. عمیر بن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کے بھائی
27. عبد اللہ بن مسعود
28. مسعود بن ربیعہ بدری اور قاری صحابی
29. سلیط بن عمرو بن عبد شمس
30. عیاش بن ابی ربیعہ بن مغیرہ مخزومی
31. ان کی بیوی اسماء بنت سلامہ
32. خنیس بن حذافہ سہمی
33. حفصہ بنت عمر
34. عامر بن ربیعہ عنزی
35. عبد اللہ بن جحش
36. ان کے بھائی: ابو احمد بن جحش
37. جعفر بن ابی طالب
38. ان کی بیوی اسماء بنت عمیس
39. حاطب بن حارث جمحی
40. ان کی بیوی فاطمہ بنت مجلل عامریہ
41. خطاب بن حارث حاطب کے بھائی
42. ان کی بیوی فکیہہ بنت یسار
43. معمر بن حارث حاطب کے بھائی
44. سائب بن عثمان بن مظعون
45. مطلب بن ازہر
46. ان کی بیوی رملہ بنت ابی عوف
47. نعیم بن عبد اللہ عدوی
48. عامر بن فہیرہ ابو بکر کے آزاد کردہ غلام
49. خالد بن سعید
50. ان کی بیوی امیمہ بنت خلف
51. حاطب بن عمرو عامری
52. ابو حذیفہ بن عتبہ عبشمی
53. واقد بن عبد اللہ تمیمی
54. خالد بن بکیر
55. عامر بن بکیر
56. عاقل بن بکیر
57. ایاس بن بکیر
58. عمار بن یاسر
59. یاسر بن عامر
60. صہیب بن سنان رومی
61. ابو ذر جندب بن جنادہ
62. عمرو بن عبسہ
63. **عمر بن خطاب**

ان سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ آپ یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1k5QO1aUQgBVDWTZYJOTjbQuri3aWN9wq

سورۃ القلم 68: دعوت کے وقت منکر لیڈرز سے گفتگو کی تربیت

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ. (8) وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ. (9)	(اے رسول!) اس لیے آپ ان جھٹلانے والوں کی کسی بات پر غور نہ کیجیے۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ذرا نرم پڑیں تو پھر یہ بھی (بظاہر) نرم پڑ جائیں گے۔
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ. (10) هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ. (11) مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ. (12) عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ. (13)	ہر گز غور نہ کیجیے گا کہ کسی ایسے شخص کی بات پر جو بہت قسمیں کھانے والا، بے وقعت، اشارہ باز، چغلی لیے پھرنے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے بڑھ جانے والا، حق روکنے والا، پتھر دل اور اِس پر مزید یہ کہ بے اصل بھی ہے۔
أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ. (14) إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ. (15) سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ. (16)	اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاس بہت فنڈز اور بیٹے موجود ہیں۔ ہماری آیات اسے آپ سناتے ہیں تو وہ کہتا ہے: "یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہی تو ہیں۔" (سمجھتا ہے کہ وہ بڑی ناک والا عزت دار ہے لیکن) اس کی یہ سونڈ ہم عنقریب داغ دیں گے۔

تفاسیر میں روایات کی بنیاد پر بتایا گیا کہ اکثر منکرین کا رویہ ایسا ہی تھا جو ان آیات میں بیان ہوا ہے لیکن سب بڑی صلاحیت ولید بن مغیرہ ہی کی تھی۔ اس نے قرآن مجید کو شروع سے سنا تو یہ تبصرہ دیا تھا: "بخدا، تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بڑھ کر نہ شعر سے واقف ہے، نہ رجز اور قصیدہ سے اور نہ جنات کے الہام سے۔ خدا کی قسم، یہ کلام جو اس شخص (محمد) کی زبان سے جاری ہے، ان میں سے کسی چیز سے مشابہ نہیں۔ بخدا، اس کلام میں بڑی حلاوت اور اس پر بڑی رونق ہے۔ اس کی شاخین ثمر بار ہیں۔ اس کی جڑیں شاداب ہیں۔ یہ لازماً غالب ہو گا، اس پر کوئی چیز غلبہ نہ پا سکے گی۔ اور یہ اپنے نیچے ہر چیز کو توڑ ڈالے گا۔" (السیرہ النبویہ لابن کثیر 499/1)

لیکن ولید کو یہی خطرہ محسوس ہوا کہ قرآن مجید کی دعوت پھیل گئی تو پھر میری لیڈر شپ خراب ہو جائے گی، اس لیے وہ زیادہ دشمنی کرنے لگا۔ اسے اپنے اپنی دولت اور بیٹوں پر تکبر کرتا تھا کہ اس کے بیٹے مشہور جنگجو تھے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طنز کیا کہ ان کا تو کوئی بیٹا نہیں ہے، اس لیے وہ ناکام رہیں گے۔ اللہ تعالی نے بیش گوئی کر دی کہ **إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ**. "اِس میں شبہ نہیں کہ آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے، اُس کا کوئی نام لیوا باقی نہ رہے گا۔" (الکوثر 108)۔ اس کا رزلٹ یہی ہوا کہ ولید تو جنگ بدر میں مارا گیا اور اس کی لیڈر شپ ختم ہو گئی۔ اسے جن پیروکاروں پر تکبر تھا تو یہی پیروکار خود ایمان لائے بالخصوص ولید کو اپنے بیٹے خالد بن ولید پر فخر تھا۔ لیکن اب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو وہ اس زمانے کی دونوں سپر پاورز رومن اور پرشین ایمپائر کو فتح کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو کامیاب کرتے رہے اور اپنے باپ کو ناکام کر دیا۔ یہی معاملہ دیگر تمام منکر لیڈرز کا یہی ہوا۔

سورۃ القلم 68: ناکامی اور نقصانات کی مثال

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ.(17) وَلَا يَسْتَثْنُونَ. (18)	ہم نے انہیں اسی طرح امتحان میں شامل کیا ہے جیسے ہم نے باغ والوں کو امتحان میں شامل کیا تھا کہ جب انہوں نے قسم کھائی کہ وہ اپنے باغ کے پھل صبح سویرے لازماً توڑ لیں گے تاکہ (کسی غریب اور مسکین کے لیے) کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے۔
فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ. (19) فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ.(20)	پھر وہ سوئے پڑے تھے کہ آپ کے رب کی طرف سے ایک گزرنے والا (فرشتہ) اس سے گزر گیا اور ان کا وہ لہلہاتا ہوا باغ اس طرح ہو کر رہ گیا جیسے کٹی ہوئی فصل ہی ہو۔
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ. (21) أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ.(22) فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ. (23) أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ.(24)	چنانچہ صبح ہوئی تو ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ پھل توڑنے ہیں تو صبح ہی اپنے کھیت پر جلدی پہنچو (تاکہ کسی غریب کو کچھ نہ ملے۔) پھر چل پڑے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے کہ دیکھنا آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں آنے نہ پائے۔
وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ.(25) فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ.(26) بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ.(27) قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ.(28)	وہ اس خیال میں بڑے جوش میں نکلے کہ سب کچھ ان کے بس میں ہے لیکن جب باغ کو دیکھا تو بولے: ”شاید ہم ضرور راستہ ہی بھول گئے ہیں؟ شاید نہیں کہ بہت سا نقصان ہو گیا ہے۔“ انہی میں سے جو سب سے بہتر آدمی تھا تو اس نے کہا: ”میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ تم اپنے رب کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟“

تفاسیر میں یہ بتایا گیا کہ جاہلیت میں یہ واقعہ ہوا تھا جس میں ان کنجوس لوگوں کا باغ تباہ ہو گیا تھا۔ اس لیے یہ واقعہ پورے عرب میں پھیل گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی مثال پر بتا دیا کہ اس طرح ہر انسان کو اپنا پرافٹ ایسے ہی زیرو ہو جائے گا۔ اس لیے آپ لوگوں کی خدمت کیا کریں اور اپنی آمدنی میں غریب لوگوں کو دیا کریں کہ یہی اصول دین میں ہمیشہ ہے۔ اس کی کم از کم رقم تو زکوۃ فرض ہے جبکہ اس سے زیادہ صدقات دینا چاہیے۔

سورۃ القلم 68: ناکامی اور نقصانات کی مثال

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ. (29) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ. (30) قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ. (31) عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ. (32)	وہی (کنجوس لوگ) پکار اٹھے کہ پاک ہے ہمارا رب! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ پھر وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔ بولے: "افسوس! ہماری بدبختی کہ ہم ہی سرکشی میں مبتلا رہے۔ بعید نہیں کہ ہمارا رب اس باغ کی جگہ، اس سے بہتر باغ ہمیں عطا فرما دے چنانچہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔"
كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (33)	اسی طرح عذاب آئے گا جبکہ آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ ہو گا۔ کاش، یہ لوگ اسے جان لیتے تو سہی!
إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ. (34)	ان کے لیے جو لوگ اس عذاب سے ڈرنے والے ہیں تو پھر ان کے رب کے پاس، البتہ راحت کے باغ ہیں۔
أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ. (35) مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ. (36)	(آپ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے) تو پھر کیا ہم اپنے فرمانبردار بندوں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ کیسا فیصلہ کر رہے ہیں؟

اللہ تعالی نے ایک قدیم واقعے کی مثال کے طور پر مکہ مکرمہ کے لیڈرز کو سمجھا دیا کہ اس طرح تمہاری ناکامی بھی کنفرم ہو جائے گی۔ عربوں کے ہاں اس نقصان کے واقعے کو پوری طرح جانتے تھے اور اپنے بچوں کو یہ کہانی کی شکل میں سناتے تھے تاکہ اللہ تعالی پر عمل کریں اور اپنی آمدنی میں زکوۃ ادا کریں۔ قرآن مجید کو سن کر مخلص لوگ متاثر ہوتے تھے اور تب ہی وہ ایمان لاتے تھے۔ رہے غیر مخلص لیڈرز، پھر بھی اپنی سرداری اور لیڈرشپ کو بچانے کے لیے تشدد اور سازشیں کرتے رہتے لیکن ناکام رہے۔ ان کے پیروکار اور ان کی اپنی اولاد ہی ایمان لائے۔ موجودہ زمانے میں بھی اللہ تعالی کسی انسان یا کمپنی کو نقصان کر کے دکھا دیتا ہے تاکہ باقی لوگ سمجھ سکیں کہ آخرت میں ہر انسان کا رزلٹ اسے ملنا ہی ہے۔

سورۃ القلم 68: آخرت میں مخلص افراد اور مجرمین کے نتائج

أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ.(37) إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ.(38) أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ.(39)	کیا آپ کے پاس کوئی کتاب (God's Approved Document) ہے جس میں آپ پڑھتے ہیں کہ وہاں آپ کے لیے وہی کچھ ہے جو آپ پسند کریں گے؟ کیا آپ کے لیے ہم پر کوئی قسمیں ہیں جو قیامت تک چلی جائیں گی کہ آپ کے لیے وہی کچھ ہے جو آپ فیصلہ کریں گے؟
سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ.(40) أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا صَادِقِينَ. (41)	ان سے پوچھ لیجیے کہ اس میں سے کون اس کا ذمہ دار بن سکتا ہے؟ کیا ان کے پارٹنرز ہیں (جو اس کا ذمہ لے لیں گے؟) تو پھر لائیے اپنے ان پارٹنرز کو، اگر آپ سچے ہیں۔
يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ.(42) خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ.(43)	انہیں اس دن کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب بڑی ہلچل ہو جائے گی اور یہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے لیکن سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں (شرمندگی میں) جھکی ہوں گی کیونکہ ان پر ذلت چھا رہی ہو گی۔ (یہ ظالم، اِن کی کمر تختہ کی طرح ہو جائے گی۔) یہی لوگ اُس وقت (موجودہ زندگی میں) بھی سجدے کے لیے مشورہ دیا جاتا تھا تو اس وقت ان کی صحت اچھی تھی۔
فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ.(44) وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ.(45)	چنانچہ اب جو لوگ اس کلام قرآن کو جھٹلا رہے ہیں تو آپ انہیں چھوڑ دیجیے۔ ہم انہیں وہاں سے اسٹیپ بائی اسٹیپ (تباہی کی طرف) لا رہے ہیں، جہاں اسے وہ نہیں جانتے ہیں۔ ابھی میں انہیں ڈھیل دے رہا ہوں تاکہ اپنا زور لگا لیں کیونکہ میرا پلان بڑا مضبوط ہے۔

ان منکرین کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے کئی سالوں کی مہلت دے دی تاکہ ان کی پریکٹیکل پرفارمنس سامنے آجائے۔ اگر ایک سیکنڈ میں ہی ناکامی ہو جاتی تو پھر امتحان نہ ہوتا۔ یہی مہلت ہمیں بھی موجود ہے تاکہ ہم امتحان مکمل کر سکیں۔

سورۃ القلم 68: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دعوت کا اصول

أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ. (46) أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ.(47)	(اے رسول! قرآن مجید کو یہ سمجھتے کیوں نہیں ہیں؟) کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ چاہتے ہیں کہ یہ اس کے تاوان (Liability) سے دبے جاتے ہیں؟ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے (کہ آخرت میں بھی ہم کامیاب ہوں گے) اور یہ اسے لکھ رہے ہیں؟
فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ.(48)	(اے رسول!) چنانچہ آپ اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کرتے رہیے اور (اپنی قوم کے معاملے میں) مچھلی والے (یونس) کی طرح نہ ہو جائیے گا کہ جب انہوں نے (مچھلی کے پیٹ میں) پکارا کیونکہ وہ غم سے بھرے ہوئے تھے۔
لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ.(49) فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ.(50)	اُس وقت اگر ان کے رب کی عنایت ان کے شامل حال نہ ہو جاتی تو (اپنی اس جلدی کے نتیجے میں) نقصان اٹھا کر کر وہ اسی چٹیل میدان میں پڑے رہ جاتے۔ (جہاں مچھلی نے انہیں اگل دیا تھا۔ لیکن وہ پلٹے) تو ان کے رب نے (از سر نو) انہیں اعلیٰ لیول پر لے آیا اور پھر انہیں اپنے صالح بندوں میں شامل کر لیا تھا۔ (اِس لیے آپ صبر کرتے رہیے گا تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت کو کامیاب کر دے۔)
وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ.(51) وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ.(52)	یہ منکرین جب (آپ سے قرآن کی) یہ ریمائنڈر سنتے ہیں تو لگتا ہے کہ اپنی نگاہوں کے زور سے آپ (پر رعب ڈال کر) گمراہ کر دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ تو ضرور پاگل ہی ہے۔ حالانکہ یہ دعوت (قرآن) تو سارے انسانوں کے لیے ایک ریمائنڈر ہی ہے۔

یہ پر منکرین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذہنی طور پر ٹارچر کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت کر دی کہ آپ نے دعوت اس طرح کرنی ہے۔ اس کی مثال قدیم نبی حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کو دی کہ وہ دعوت کر کے اپنے قوم سے نکل گئے اور صبر نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی میں ڈال دیا۔ انہوں نے فوراً توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر کے شاندار باقی زندگی دے دی اور قوم ایمان لے آئے تھے۔

بائبل میں حضرت یونس علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کی تاریخ عراق میں تھی۔ جب ان کی قوم ایمان نہیں لائی تو انہیں اندازہ ہوا کہ اب یہ دعوت کامیاب نہیں ہو گی۔ اس لیے آپ ہجرت کر کے سمندر پر سفر کرنے لگے۔ اللہ تعالی نے ابھی ہجرت کی اجازت نہیں دی تھی، اس لیے انہیں کشتی سے گرنا پڑا اور مچھلی نے انہیں اگل لیا۔ جتنے سیکنڈ کی زندگی باقی تھی، انہوں نے فوراً توبہ کر لی اور اللہ تعالی کے حکم پر مچھلی سے نکال دیا۔ جب آپ عراق واپس پہنچے تو چند دنوں میں ہی پوری قوم ایمان لائی۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تربیت دی کہ آپ نے افسوس کرتے ہوئے جلدی ہجرت نہیں کرنی ہے۔ اس لیے 13 سال تک مکہ مکرمہ کی دعوت جاری رہی اور پھر مزید 8 سال بعد مکہ کے لوگ ایمان لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی دعوت کرتے رہے اور مشکلات جاری رہیں لیکن رزلٹ 22 سال بعد سامنے آیا جب تمام عرب ایمان لائے۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

فلسفہ تاریخ اور نبوت محمدی سے پہلے کا دور IH01 (Start of Humanity-571CE)

عہد رسالت IH02 (Before-11H/571-632CE)

عہد صحابہ وتابعین کی سیاسی اور مذہبی تاریخ IH03.1 (11-133H/632-750CE)

عہد صحابہ وتابعین کی علمی، دعوتی اور تہذیبی تاریخ IH03.2 (11-133H/632-750CE)

دور صحابہ سے متعلق تاریخی سوالات IH03.3 (11-133H/632-750CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔سیاسی اور مذہبی تاریخ IH04.1 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔علمی تاریخ IH04.2 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔دعوتی، اصلاحی اور تہذیبی تاریخ IH04.3 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی جمود اور زوال کا دور۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH05 (656-1342H/1258-1924CE)

دور جدید۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH06 (1342H-Now/1924-NowCE)

https://mubashirnazir.org/2023/03/05/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%aa%d8%a7%d8%b1%db%8c%d8%ae-%db%94-%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%b3%db%8c%d8%8c-%d8%aa%db%81%d8%b0%db%8c%d8%a8%db%8c%d8%8c-%d8%b9%d9%84%d9%85%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t